103414 ـ خاوند اور بيوى كا آپس ميں ايك دوسرے كے ليے گانا گانے كا حكم

سوال

خاوند كا اپنى بيوى كے ليے يا پھر بيوى كا اپنے خاوند كے ليے گانا گانے كا حكم كيا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اللہ سبحانہ و تعالى نے خاوند اور بيوى كے ليے ايك دوسرے سے لطف اندوز ہونا اور لذت اٹھانا مباح كيا ہے، اور صرف دبر ميں جماع كرنا يا پھر حيض يا نفاس كى حالت ميں جماع كرنا حرام كيا گيا ہے، اس كے علاوہ باقى سب كچھ بيوى كو ديكھنا اور چھونا اور بوس و كنار كرنا اور خوبصورتى و بناؤ سنگھار كرنا، اور محبت كے الفاظ كہنا يہ سب مباحات ميں شامل ہوتا ہے.

شيخ محمد بن صالح العثيمين رحمہ اللہ سے درج ذيل سوال كيا گيا:

كيا بيوى كے ليے شرعى طور پر اپنے خاوند كا سارا جسم ديكھنا جائز ہے، اور خاوند اپنى بيوى كو حلال چيز سے لطف اندوز ہونے كى نيت سے ديكھ سكتا ہے ؟

شيخ رحمہ اللہ كا جواب تھا:

" عورت كے ليے اپنے خاوند كا سارا جسم ديكھنا جائز ہے اور اسى طرح بغير كسى تفصيل كے خاوند كے ليے بھى اپنى بيوى كا سارا جسم ديكھنا جائز ہے؛ كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور جو لوگ اپنى شرمگاہوں كى حفاظت كرتے ہيں، مگر اپنى بيويوں اور لونڈيوں سے يہ لوگ قابل ملامت نہيں، اس كے علاوہ جو كوئى بھى اور راہ اختيار كريگا تو وہى حد سے تجاوز كرنے والا ہے المؤمنون (5 ـ 7). انتہى

ديكھيں: فتاوى اسلاميۃ (3 / 226).

خاوند اور بيوى كا آپس ميں لطف اندوز ہونے ميں يہ بھى شامل ہے كہ بيوى اپنے خاوند كے ليے گانا گائے، اور خاوند اپنى بيوى كے ليے گانا گائے، ليكن.... اس ميں كچھ شروط كا ہونا ضرورى ہے تا كہ يہ گانا مباح بن سكے، ذيل ميں

کچھ شروط دی جاتی ہیں:

اول:

یہ گانا آلات موسیقی مثلا پیانو، اور بانسری باجا ڈھول وغیرہ سے خالی ہو.

دوم:

گانا کلام ہے اس کی اچھی چیز اچھی ہے اور بری اور قبیح غلط اور قبیح ہوگی، اس لیے واجب اور ضروری ہے کہ یہ گانا لوگوں کی عزت میں طعن یا کسی معین عورت کے اوصاف بیان کرنے سے خالی ہو.

اور اس کے ساتھ ساتھ وہ عبادات و اطاعت اور دینی شعائر کے خلاف کلام سے خالی ہونا چاہیے، اور غزل ہونے میں کوئی حرج نہیں، اور اسی طرح خاوند اور بیوی کے اوصاف بیان کیے گئے تو بھی کوئی حرج نہیں، اگر معاملہ دونوں کے متعلق ہو تو اس کی کوئی حدود نہیں ہیں.

اور ان دونوں یعنی خاوند اور بیوی کے لیے تو لفظی اور اوصاف والی غزل سے بھی بڑی چیز جائز ہے یعنی جماع.

سوم:

یہ گانا خاوند اور بیوی کے علاوہ کوئی اور نہ سن رہا ہو چاہے ان کی اولاد ہو اگرچہ وہ چھوٹی عمر کے ہی ہوں پھر بھی نہ سن رہے ہوں، یا پڑوسی وغیرہ اس کے علاوہ کوئی اور اجنبی مرد بھی.

یہاں بچوں کو چاہے وہ چھوٹی عمر کے ہی ہوں گانا سننے سے منع اس لیے کیا جائیگا تا کہ ان کی تربیت میں خلل پیدا نہ ہو، اور اس لیے بھی کہ وہ لوگوں کو کہتے پھریں گے اور پھر ان کے ذہنوں میں اپنے گھر والوں کی غلط صورت پیدا ہو جائیگی.

اور یہ بات تو سب کو معلوم ہے کہ خاوند اور بیوی کے لیے ہر مباح چیز بچوں کے سامنے اعلانیہ طور پر نہیں کی جا سکتی، مثلا بوس و کنار اور چھونا اور جماع وغیرہ.

شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ سے بیوی کا اپنے خاوند کے لیے گانے کا حکم دریافت کیا گیا تو شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" اگر تو گانے سے مقصود اور مراد خوبصورت آواز کے ساتھ ان الفاظ میں گنگنانا ہے جو ہر مسلمان کے لیے صالح ہوں اور وہ بول سکتا ہے: تو پھر وہ جو چاہے گا سکتی ہے لیکن اس میں ایك شرط ہے کہ اس سے فرض چیز ضائع

نہ ہوتی ہو.

لیکن اگر وہ ایسے الفاظ گنگنائے جن کا زبان پر لانا شرعی طور پر ۔ اصلا ۔ جائز نہیں تو پھر اس حالت میں کوئی فرق نہیں چاہے وہ خاوند کے لیے گائے یا پھر بھائی کے لیے یا بہن کے لیے.

کیونکہ ۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں ۔ معاملہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے ہے:

" شعر ایسی کلام ہے اس کی اچھی اچھی ہے اور بری اور قبیح بری ہی ہے "

اس لیے جب انسان بری اور قبیح کلام کرے تو اس کا محاسبہ ہوگا، اور جب بری کلام میں گانا گنگنائےگا تو پھر مؤاخذہ اور بڑھ جائیگا...

اس لیے اگر عورت اپنے خاوند کے سامنے مباح کلام میں گانا گنگناتی ہے تو گائے، اور جو چاہے خوبصورت آواز میں مباح کلام گنگنائے.

لیکن اگر اس گانے سے مقصود وہ گانے ہیں جو فحش ہوتے ہیں اور بعض فاسق مرد اور عورتوں کا پیشہ بن چکے ہیں تو پھر اس میں کوئی فرق نہیں کہ وہ اپنے خاوند کے لیے گائے یا پھر کسی اجنبی اور غیر محرم کے لیے " انتہی

سلسلۃ الھدی والنور ککی کیسٹ نمبر (42) فتوی نمبر (10).

واللہ اعلم .